

دُنگن پر ہیں ان کے گلے کیسے کیسے

خواجہ حیدر علی آتش

ولادت: 1764ء ☆ وفات: 1847ء



تعارف خواجہ حیدر علی آتش دہستان لکھنؤ کے نمائندہ اور منفرد شاعر ہیں۔ آتش دہلی میں پیدا ہوئے مگر لکھنؤ چلے آئے۔ شاعری میں مصحتی کے شاگرد بن گئے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب دہلی زوال کی زد میں تھی مگر لکھنؤ کی فضائیں اپنی آب و تاب اور شعری ذوق کے لئے موزوں تھیں۔ ان کی شاعری لکھنؤی اور دہلی مزاج کا ایک خوبصورت آمیزش ہے۔ آتش نے غزل کے میدان میں وہ گل بولٹے کھلانے کے لکھنؤ کا نام روشن کر دیا۔ آتش شاعری میں غزل کے میدان کو سب سے زیادہ پسند کرتے تھے اور آخری عمر تک اس سے وابستہ رہے۔ گو طبعاً تصوف پسند تھے مگر مذہب میں ان کا رو یہ آزادانہ تھا۔ لہذا زندگی درویشی اور شاعری آزادانہ روی میں گزاری۔ اردو شاعری میں ان کا اپنا ایک مقام ہے۔ میرا اور غالب کے بعد اگر کسی کا مرتبہ ہے تو وہ آتش ہیں۔

کلام کی خصوصیات

زبان و بیان خواجہ حیدر علی آتش غزل ہی کے شاعر تھے اور غزل ہی میں نام پایا۔ صاف ستری، شستہ اور آرستہ زبان سے غزل کو ایک معیار دیا۔ وہ شاعری کو بناوٹ سے بلند و بالا رکھنے کے قائل تھے۔ آتش کے کلام میں بے ساختہ پن اور برجستہ انداز پایا جاتا ہے جو ان کی خوبیوں میں سے ایک ہے۔ ان کے اکثر مصروع خاص و عام میں سید مقبول ہوئے۔

سوز و گداز خواجہ حیدر علی آتش کے کلام میں سوز و گداز، درد مندی، آرزو اور کرک ملتی ہے جو دہلی رنگ کی عکاس ہے۔ ان کے کلام میں ایک شاعر انہ نفاست ہے۔ ان کا غم انفرادی اور اجتماعی دونوں صورتوں میں نظر آتا ہے۔ ان کے غم میں نہ محبوب کی بے وفائی ہے اور نہ عشق کی ناکامی بلکہ بے ثباتی کا احساس ہے۔

رنگ تصوف خواجہ حیدر علی آتش درویش صفت انسان تھے اس لئے زندگی کا یہ رنگ بھی ان کے کلام کا حصہ ہے۔ انہوں نے غزل میں بھی صوفیانہ مضامیں باندھے۔

اخلاقی مضامیں ان کی شاعری عشق و عاشقی اور گل در خسار کی شاعری نہیں بلکہ اخلاقی پہلو بھی نمایاں ہے۔ اخلاقی شاعری ہی کی وجہ سے وہ لکھنؤ کے نمائندہ شاعر تسلیم کے جاتے ہیں۔ ان کے کلام میں اخلاقی مصنوعات ہونے کی وجہ سے دہنی پختگی اور تجربہ کا احساس ملتا ہے۔ قاری کلام میں ایسے اشعار پڑھ کر متاثر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ نہیں اخلاقی شاعری کا بادشاہ کہا جاتا ہے۔

تشییہ و استعارہ دوسرے شعرا کی طرح خواجہ حیدر علی آتش کے کلام میں تشبیہ و استعارہ پایا جاتا ہے۔ آتش نے فارسی انداز کی روایت کو ترک کر کے جدید انداز اپنایا اور اشعار میں تشبیہ و استعارہ استعمال کر کے غزل کے دامن کو بھر دیا۔ غرض یہ کہ خواجہ حیدر علی آتش کے کلام میں تمام شعری محاسن ہیں۔ وہ اپنے عہد کے ایک منفرد شاعر ہیں۔ ان کی شاعری پر معنی، تہہ دار اور تو انا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ لکھنؤ کے نمائندہ شاعر ہیں۔

فرہنگ

معانی

الفاظ

شک، شبہ، اندیشه
باغ کی زمین
سکندر اعظم کی قبر
غم، دُکھ، رنج
غم، دُکھ

گماں
زمین چمن
گوری سکندر
اندوہ
رنج

معانی

الفاظ

منہ، لب
خیال، گفتگو
پھول
مشہور، نام والے
درد، نامیدی، محرومی

ڈہن
کلام
گل
نامیں
حرماں



USMANWEB
ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

کثیر الامتحانی سوالات

دیئے ہوئے ممکنہ جوابات میں سے ہر ایک کے لئے درست جواب کا انتخاب کیجئے:

1 میر اور غالب کے بعد اگر کسی کا مرتبہ ہے تو وہ ہیں:

- (الف) خواجہ حیدر علی آتش ✓ (ب) علامہ اقبال (ج) جگر مراد آبادی (د) بہادر شاہ ظفر

2 دہستان لکھنؤ اور دہستان دہلی دونوں کی خصوصیات تھیں ان کی شاعری میں:

- (الف) حضرت مولیٰ (ب) بہادر شاہ ظفر (ج) خواجہ حیدر علی آتش ✓ (د) میر تقيٰ مير

3 دہستان لکھنؤ کے نمائندہ شاعر ہیں: یا دہستان لکھنؤ سے ان کا تعلق ہے: یا آپ کا تعلق دہستان لکھنؤ سے ہے:

- (الف) میر انیس ✓ (ب) مرتضیٰ (ج) خواجہ حیدر علی آتش ✓ (د) علامہ اقبال

4 خواجہ حیدر علی آتش کا تعلق اس سے تھا:

- (الف) دہستان لکھنؤ ✓ (ب) دہستان دہلی (ج) دہستان دکن (د) دہستان کلکتہ

5 خواجہ حیدر علی آتش کا تعلق شاعری کے اس دہستان سے ہے:

- (الف) لکھنؤ ✓ (ب) دہلی (ج) لاہور (د) علی گڑھ

6 آپ کے نصاب میں شامل کردہ وہ کون سے شاعر ہیں جنہیں دہستان لکھنؤ کا نمائندہ قرار دیا جاتا ہے؟

- (الف) حضرت مولیٰ (ب) نظیراً کبر آبادی (ج) خواجہ حیدر علی آتش ✓ (د) مرتضیٰ

7 خواجہ حیدر علی آتش کی غزل کی روایت ہے:

- (الف) کیسے کیسے ✓ (ب) کیسے (ج) کیا ہے؟ (د) چلے

نصابی کتاب کی مشق کے کثیر الامتحانی سوالات

8 لفظ "آتش" کے لغوی معنی ہیں:

- (الف) پیاسا (ب) تسلی دینے والا

9 پہلے شعر میں لفظ "کلام" کے معنی ہیں:

- (الف) پیغام (ب) شعر

10 لفظ "گل کھلانا" قواعد کے لحاظ سے ہے:

- (الف) اسم صفت (ب) مرکب اضافی (ج) مرکب عطفی (د) محاورہ ✓

11 لفظ "اندوہ" کے معنی ہیں:

- (الف) شکر (ب) قدر (ج) خوش (د) غم ✓

الشعار کی تشریح

شعر نمبر 1

ڈھن پر ہیں ان کے گھاں کیسے کے
کلام آتے ہیں درمیاں کیسے کے

حوالہ: مندرجہ بالا شعر نمبر 1 کتاب میں شامل خواجہ حیدر علی آتش کی غزل سے لیا گیا ہے۔

حوالہ شاعر: خواجہ حیدر علی آتش دہستان لکھنؤ کے نمائندہ شاعر ہیں۔ ان کے کلام میں وہ تمام شعری محسن موجود ہیں جو لکھنؤ کا انتیاز تھے۔ ان کے اشعار میں سادگی اور پاگیزگی ہے۔ وہ واحد شاعر ہیں جن کے ہاں مرصع سازی اور نگینہ سازی نظر آتی ہے۔ ان کے کلام میں محاورہ بندی کے نمونے بھی ہیں۔ وہ خارجیت کے دلداہ تھے۔

تشریح: اس شعر میں خواجہ حیدر علی آتش کہتے ہیں کہ انسان کے دل و دماغ میں کیا کیا سوچیں اور خیالات ہوتے ہیں اور اس کو الفاظ کا جامہ پہنا کر ہم کیسی باتیں کرتے ہیں۔ بعض اوقات ہمارے ذہن میں کسی کے بارے میں شکوہ و شہباد اور غلط گماں ہوتے ہیں اور ہم ان کی تصدیق نہیں کرتے بلکہ ان کو پالتے رہتے ہیں اور پھر وہ ہماری زبانوں سے ایک دن نکل جاتے ہیں جس سے بات بگڑ جاتی ہے۔ کئی مرتبہ تو ہم منافقت سے کام لیتے ہیں، کسی کے بارے میں اگر غلط گماں ہو بھی تو ہم الفاظ کا روپ بدلتے ہیں۔ بعض اوقات میٹھی و چکنی چڑی باتیں کرتے ہیں مگر دوسرے کو اپنے خیالات کے بارے میں معلوم نہیں ہونے دیتے۔

شعر نمبر 2

زمین چمن گل بکھلاتی ہے کیا کیا
بدلتا ہے رنگ آسمان کیسے کے

حوالہ اور حوالہ شاعر کے لئے شعر نمبر 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: اس شعر میں خواجہ حیدر علی آتش کہتے ہیں کہ جس طرح گلشن کی زمین میں طرح طرح کرنے کے پھول کھلتے ہیں اسی طرح اس دنیا میں بھی طرح طرح کے لوگ ہوتے ہیں اور مختلف حالات و واقعات پیش آتے ہیں۔ لیکن ہر بات اور ہر چیز قانون قدرت سے باہر نہیں۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے حکم کے تابع ہے۔ اس کی مرضی کے بغیر ایک پتا بھی نہیں ہل سکتا۔ جب آسمان والا حکم دیتا ہے تو سب کچھ بدلتا ہے۔ تخت۔ تختہ بن جاتا ہے، سونا۔ مٹی اور مٹی۔ سونا بن جاتی ہے۔ اسی بات کو شاعر نے ”آسمان کے رنگ بدلتے“ سے تشبیہ دی ہے۔ خواجہ حیدر علی آتش کہتے ہیں کہ ہم زمین پر جو چاہے سوچیں اور کریں، جو مرضی ارادا کریں لیکن اصل فیصلے آسمان پر ہوتے ہیں۔ جب آسمان رنگ بدلتا ہے یعنی جب اللہ تعالیٰ کا حکم آ جاتا ہے تو پھر ہوتا وہی ہے۔

شعر نمبر 3

نہ گور سکندر، نہ ہے قبر دارا
مئے نامیوں کے نشاں کیسے کے

حوالہ اور حوالہ شاعر کے لئے شعر نمبر 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: خواجہ حیدر علی آتش کہتے ہیں کہ دنیا میں عظیم بادشاہ اور فاتح گزرے ہیں جیسا کہ سکندر اعظم جس نے کم عمری میں ہی تقریباً آدمی دنیا فتح کر لی تھی۔ ایران کا مشہور شہنشاہ دارا جس کی فتوحات بھی بہت زیادہ تھیں مگر اب ان دونوں کے قبروں کے نشانات بھی باقی نہیں ہیں۔ دنیا سے ان کا نام و نشان بھی مٹ گیا۔ ان دونوں کے علاوہ اور بھی بہت سی شخصیات ہیں جو اپنے وقت کے نامور بادشاہ اور بہادر تھے مگر وقت بتاتا ہے کہ آج ان کا نام لینے والا بھی کوئی نہیں ہے۔ جو اس جہاں میں آیا ہے اسے ایک دن جانا ہے اور پھر وقت ان کی قبروں کے نشان بھی مٹا دیتا ہے اور لوگوں کے حافظوں سے ان کے کارنامے اور نام بھی مٹ جاتے ہیں۔ اپنے زمانے کے نامور لوگ اب پرہہ گنائی میں چلے گئے ہیں۔ وہ لوگ جو اپنے زمانے میں خدا بنے بیٹھے تھے آج نہیں رہے تو ہم بھی نہیں رہیں گے۔ بہتر یہی ہے کہ ہم آج سے ہی اپنے اعمال کے بارے میں سوچنا شروع کر دیں۔

شعر نمبر 4

غم و غصہ و رنج و اندوہ و جرماں
ہمارے بھی ہیں مہرباں کیسے کیے

حوالہ اور حوالہ شاعر کے لئے شعر نمبر 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: انسان کے اندر اللہ تعالیٰ نے نفس رکھا۔ اگر انسان اپنے نفس کو قابو میں نہ رکھے تو یہ انسان کو راہ راست سے ہٹا دیتا ہے۔ قرآن و حدیث میں نفس کو قابو میں رکھنے پر بہت زور دیا گیا ہے۔ نفس بہت سی بشری کمزوریوں اور خامیوں کو خوشنما بنا کر پیش کرتا ہے، جیسا کہ غم، غصہ، ذکر، نا امیدی، حسد، شک، بدگمانی، غرور، غیبت، طمع، حرص، وغیرہ۔ اگر ہم اپنے نفس کے کہنے پر چلیں گے تو اللہ تعالیٰ سے بہت دور ہو جائیں گے اور راہ راست سے بھٹک جائیں گے۔ ہمارے کردار کی بشری کمزوریاں اور خامیاں جنہیں ہم زندگی بھرپا لئے اور پوستے رہتے ہیں ایک دن ہمیں سانپ کی طرح ڈس لیتی ہیں اور ہمیں خبر اس وقت ہوتی ہے جب موت ہمارے سر پر منڈلاتی ہے۔ خواجہ حیدر علی آتش ان ہی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہماری اناپرستی کا یہ نامہرباں سامان جسے ہم مہرباں سمجھتے ہیں، ہم کو آخرت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے شرمسار کرے گا۔

شعر نمبر 5

کرے جس قدر شکرِ نعمت وہ کم ہے
مرے لُوتی ہے زبان کیسے کیے

حوالہ اور حوالہ شاعر کے لئے شعر نمبر 1 ملاحظہ کیجئے۔

تشریح: خواجہ حیدر علی آتش تصوف کا مضمون باندھتے ہوئے اس شعر میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے کھانے کے لئے انواع و اقسام کے پھل، میوہ جات اور دیگر اشیاء پیدا کی ہیں۔ ہماری زبان ان سب ذاتوں سے آشنا ہے اور ان کی ولداہ بھی ہے۔ اس کے علاوہ زبان کلام کے مزوں سے بھی آشنا ہے۔ لیکن یہی زبان اس مالک حقیقی کا اتنا شکردار نہیں کرتی جتنا کرنا چاہئے۔ وہ مالک حقیقی جس نے ہمارے لئے اتنی نعمتیں اور ذاتی تخلیق کئے ہیں، ہم اس کی عطا کردہ ان نعمتوں کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔ زبان سب مزوں سے لطف اندوں تو ہو جاتی ہے مگر شکردار کرنے اور اس ذات و احادیث کی تعریف کرنے میں بخل سے کام لیتی ہے۔

(الف) آتش کی غزل کا کون سا شعر آپ کو پسند آیا؟ وجہ بھی بتائیے۔

جواب مجھے اس غزل کا تیرا شعر بہت پسند ہے۔

سے نہ گور سکندر؛ نہ ہے قبر دارا
میٹے نامیوں کے نشاں کیسے کیسے

میری اس شعر کی پسندیدگی کی وجہ یہ ہے کہ ہم سب مشہور ہونا چاہتے ہیں اور دولت حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اس دولت سے دنیا بھر میں گھومنا چاہتے ہیں۔ اس شعر میں آتش نے نہ صرف ان دو عظیم بادشاہوں کا ذکر کیا ہے جنہوں نے دنیا کے بہت بڑے حصے کو فتح کر لیا تھا۔ دولت کی ان کے پاس کی نہ تھی مگر آج ان کی قبروں کا نشان بھی باقی نہیں ہے۔ سب کچھ فنا ہو گیا۔ نہ وہ رہے اور نہ ان کی دولت۔ جب ان کا یہ حال ہوا جن کے اشارے پر جنگیں شروع ہو جایا کرتی تھی تو ہماری کیا اوقات ہے۔



USMANWEB
ALL CLASS NOTES DOWNLOAD IN PDF

WWW.USMANWEB.COM

(ب) اس غزل میں لفظ "کیسے کیسے" کن معنوں میں استعمال ہوا ہے؟

اس غزل میں لفظ "کیسے کیسے" کئی بہت سے طرح طرح کے، بڑے بڑے کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ جواب

(ج) اس غزل میں استعمال ہونے والے محاورات لکھئے۔

اس غزل میں استعمال ہونے والے محاورات یہ ہیں:

آسمان کارنگ بدنا، گل کھلانا، نام نہنا، مزے لوٹنا

(د) اس غزل میں صنعت تکرار کے لئے کون سے لفظ آئے ہیں؟

اس غزل میں صنعت تکرار کے لئے "کیسے کیسے" کے الفاظ آئے ہیں۔ جواب

(ه) اس غزل کے قافیہ اور ردیف کے الفاظ کون سے ہیں؟

قافیہ: گماں، درمیاں، آسمان، نشاں، مہرباں، زبان جواب

ردیف: کیسے کیسے

درج ذیل جوابات میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں:

جواب کے لئے کثیر الامتحانی سوالات ملاحظہ کیجئے۔ جواب

سوال 3 خالی جگہوں درست الفاظ سے پڑ کیجئے:

(الف) نہ گور سکندر نہ ہے قیر دارا

(ب) زمین چن گل کھلاتی ہے کیا کیا

(ج) کلام آتے ہیں درمیاں کیسے کیسے

(د) کرے جس قدر شکر نعمت وہ کم ہے

سوال 4 درج ذیل الفاظ کے معنی لکھئے:

ذہن، گور، گماں، حرمائ، رنج

جواب کے لئے پچھلے صفحات پر "فرہنگ" ملاحظہ کیجئے۔ جواب

سوال 5 آپ اس طرح کے تین شعر تلاش کیجئے جن میں اصل یا حقیقی لفظ استعمال کرنے کے بجائے کنائے میں بات کی گئی ہو۔

میر صاحب زمانہ نازک ہے
دونوں ہاتھوں سے تھامیے دستار

عروج آدم خاکی سے انجم سہے جاتے ہیں
کہ یہ ٹوٹا ہوا تارا مہرہ کامل نہ بن جائے

کچھ کرو فکر اس دیوانے کی
دھوم ہے پھر بہار آنے کی

All Classes Chapter Wise Notes

[Punjab Boards](#) | [Sindh Boards](#) | [KPK Boards](#) | [Balochistan Boards](#)

[AJK Boards](#) | [Federal Boards](#)

تمام کلاسز کے نوٹس، سابقہ پیپرز، گیس پیپرز، معمودیہ مشقیں وغیرہ اب آن لائن حاصل کریں

پنجاب بورڈ، فیڈرل بورڈ، سندھ بورڈ، بلوچستان بورڈ، خیبر پختونخواہ بورڈ، آزاد کشمیر بورڈ کے نوٹس فری ڈاؤن لوڈ کریں۔

9th Class

Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

10th Class

Notes | Past Papers

WWW.USMANWEB.COM

11th Class

Notes | Past Papers

12th Class

Notes | Past Papers

تمام کلاسز کے نوٹس سابقہ پیپرز مکمل حل شدہ مشقیں بلکل فری ڈاؤن لوڈ کریں اور کسی بھی کتاب کی سوفٹ کاپی میں حاصل کرنے کے لیے ہمارے وائس اپ گروپ کو جوائن کریں۔۔

WhatsApp Group 0306-8475285

WWW.USMANWEB.COM

WWW.USMANWEB.COM